



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 2-25/AIMS
December 8, 2025

فکر و نظر

فارس عودہ: ظلم کے سائے میں مزاحمت کا ایک ننھا ستارہ

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Fares Odeh and Child Resistance in Occupied Palestine

Keywords: Fares Odeh, Palestinian resistance, child activism, Israeli occupation

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.



فارس عودہ (1985–2000)، ایک تیرہ سالہ بچہ، دوسری انتفاضہ (2000–2005) میں فلسطینی مزاحمت کا ایک درخشاں کردار بن گیا۔ اس کا عزم، اس کی جرأت، اور اس کی قربانی فلسطینی آزادی کی تحریک کے جذبے کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ مطالعہ اس کی کہانی کو نفسیاتی، سماجی، اور استراتیجیاتی تناظر میں پیش کرتا ہے، جو ظلم کے مقابلے میں بچوں کی لچک اور عزم کی داستان کو اجاگر کرتا ہے۔

دوسری انفاضہ ستمبر 2000 میں ایریل شیرون کے مسجد اقصیٰ کے دورے سے شروع ہوئی، جس نے فلسطینیوں کے غم و غصے کو شعلہ جوالا بنا دیا۔ غزہ میں، جہاں بکتر بند میر کا واٹینک سڑکوں پر گشت کرتے تھے، فارس جیسے بچوں نے پتھروں سے اس طاقت کا مقابلہ کیا۔ غزہ شہر کے زیتون محلے سے تعلق رکھنے والا فارس کرنی کر اسنگ پر لڑائی کے لیے اسکول سے چھپ کر نکلتا، باوجود اس کے کہ اس کے والدین اسے روکتے۔ یہ وہ وقت تھا جب فلسطینی بچوں نے اپنی آزادی کی خاطر سب کچھ داؤ پر لگا دیا۔

3 دسمبر 1985 کو فیک اور انعم عودہ کے گھر پیدا ہونے والا فارس بچپن سے ہی بے خوف تھا—چھتوں سے چھلانگیں لگانا اس کی فطرت کا حصہ تھا۔ تنازع کے دوران، وہ والدین کی روک ٹوک کو خاطر میں نہ لاتا؛ بند کمروں سے کھڑکیوں کے راستے یا پانی کی پائپوں سے رینگ کر نکل جاتا۔ اس کا ہتھیار ایک غلیل اور پتھر تھا، جو ڈیوڈ اور گولیتھ کی داستان کی مانند ظالم فوج کے سامنے مزاحمت کی علامت بن گیا۔ اس نے اپنے شہید کزن شادی عودہ (یکم نومبر 2000) کا بدلہ لینے کا عزم کیا اور یکمروں سے بچتا کہ اس کے والد اسے پہچان نہ لیں۔ اس کی ماں انعم اسے میدان جنگ سے بارہا گھسیٹ کر لاتی، لیکن اس کا جذبہ ناقابل تسخیر تھا۔

فارس کی بے خوفی کو غزہ کمیونٹی مینٹل ہیلتھ پروگرام کے بانی ڈاکٹر ایاد السراج کے تجزیے سے سمجھا جاسکتا ہے، جنہوں نے کہا کہ تنازعات میں بچے خود کو "ناقابل شکست" سمجھتے ہیں، جو انہیں صدمات سے نمٹنے کے لیے خطرناک اقدامات اٹھانے پر مجبور کرتا ہے۔ اسلامی جہاد کے میڈیا سے متاثر ہو کر، فارس نے شہادت کے تصور کو اپنی روح میں سمو لیا۔ وہ اپنی ماں سے کہتا، "میں نہیں ڈرتا،" جب وہ اسے لڑائی سے واپس لاتی۔ یہ نفسیاتی لچک فلسطینی بچوں کی آزادی کے لیے عظیم قربانیوں کی بنیاد ہے، جو ظلم کے سائے میں بھی اپنی شناخت کو برقرار رکھتے ہیں۔

8 نومبر 2000 کو، جب فارس ایک پتھر اٹھانے کے لیے جھکا، ایک اسرائیلی گولی اس کی گردن سے آر پار ہوئی۔ اس کی موت نے اسے ایک عظیم شہید بنا دیا۔ اس کا جنازہ ہزاروں افراد نے اٹھایا، اور یاسر عرفات نے اس کی بہادری کو سراہا۔ اس کی تصویر، جو فرانسیسی فوٹو گرافر لورینٹ ریورز نے 29 اکتوبر 2000 کو کھینچی، عالمی سطح پر فلسطینی جدوجہد کی علامت بن گئی۔ اس تصویر میں وہ ایک میر کا واٹینک کے سامنے پتھر پھینکتے ہوئے کھڑا ہے، جو آزادی کی آواز کو دنیا تک پہنچاتی ہے۔ اس کی میراث دیواروں پر گرافٹی، ایوارڈز (جیسے کہ 2003 میں الرجوع ایوارڈ برائے فارس عودہ ایکٹیوزم) اور فلسطینی ادب میں زندہ ہے۔ محمد الدردہ کی طرح، فارس کی شہادت نے عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا اور اسرائیلی پالیسیوں پر سوالات اٹھائے، جیسے کہ اقوام متحدہ کی 2000 کی رپورٹ میں بچوں کے خلاف تشدد کی مذمت کی گئی۔

فارس عودہ کی کہانی انفرادی عزم، ثقافتی جذبے، اور مزاحمتی حکمت عملی کا ایک شاندار امتزاج ہے۔ اس کی قربانی فلسطینی بچوں کی لچک اور ان کی آزادی کی جنگ میں ان کے کردار کو اجاگر کرتی ہے۔ یہ داستان ہمیں بتاتی ہے کہ ظلم کے سامنے ایک نہایت پتھر بھی ایک عظیم طاقت بن سکتا ہے۔ فلسطین کی آزادی کی تحریک میں فارس جیسے بچوں کی قربانیاں ہمیشہ زندہ رہیں گی، جو ہمارے دلوں میں امید اور مزاحمت کی شمع جلاتی ہیں۔

Reference:

- Al Jazeera. (2021, November 8). *Remembering Fares Odeh, the Palestinian boy who stood against an Israeli tank*. Al Jazeera. <https://www.aljazeera.com/features/2021/11/8/remembering-fares-odeh>

- Human Rights Watch. (2020). *Palestinian children and the impact of occupation*. Human Rights Watch. <https://www.hrw.org/middle-east>
- BBC News. (2000, November 10). *Palestinian boy killed in clashes during Second Intifada*. BBC News. <https://www.bbc.com/news/world-middle-east>
- B'Tselem. (2022). *Statistics on Palestinian minors killed*. B'Tselem – The Israeli Information Center for Human Rights. <https://www.btselem.org/statistics/minors>
- The Guardian. (2021, May 15). *Children under occupation: Stories of fear and resistance*. The Guardian. <https://www.theguardian.com/world/palestine>
- UNICEF. (2020). *Children affected by conflict in Palestine*. UNICEF Reports. <https://www.unicef.org/press-releases>
- Middle East Eye. (2019, October 29). *Palestinian youth and the legacy of resistance*. Middle East Eye. <https://www.middleeasteye.net/news/palestine-youth-resistance>
- Amnesty International. (2021). *Israel/OPT: Violations against minors documented*. Amnesty International. <https://www.amnesty.org/en/location/middle-east-and-north-africa/israel-and-occupied-palestinian-territories>
- The New Arab. (2021, October 31). *Fares Odeh: The symbol of courage in the Second Intifada*. The New Arab. <https://www.newarab.com/features/fares-odeh-symbol-palestinian-resistance>
- Reuters. (2020). *Palestinian families face violence amid ongoing conflict*. Reuters World News. <https://www.reuters.com/world/middle-east>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

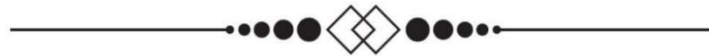
یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹی معاون ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزن اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشاعتی معاونہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشاعتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.

License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
